جلد ۵۲/۱۷ | ۱۹ نبوت ۱۳۴۲ ہش / یکم رجب ۱۳۸۳ھ / ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں دن میں دو بار حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ کل شام کے وقت بھی حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۸ نومبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو دس پندرہ دن سے ہائی بلڈ پریشر تھا نیز ہفتہ عشرہ سے شدید کھانسی کی تکلیف بھی چل رہی تھی۔ پرسوں یکدم دل کی تکلیف ہوگئی جس کی وجہ سے قریباً نیم بے ہوشی کی حالت ہوگئی۔ اب نسبتاً پہلے سے افاقہ ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا ہر آن خیال رکھے

دین کی غمخواری بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے

"کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دورانِ خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مر جاتے ہیں ..... غرض موت کے آجانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں کہ کس وقت آجاوے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غمخواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ۔ ساعت سے مراد قیامت بھی ہوگی۔ ہم کو اس سے انکار نہیں۔ مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے کیونکہ انقطاعِ تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یکدفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجیب قسم کا زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے۔ اس لئے انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں۔ دنیا اور اس کی چیزوں کے متعلق ایک شاعر نے کہا ہے

ایں ہمہ در گشتنت آہنگ ؎ — بگاہ بصلح کشند و گاہ بجنگ

(الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا کامیاب ماہانہ اجلاس

اہم تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ — مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا سالِ نو کا پہلا ماہانہ اجلاس مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ اس اہم اجلاس میں جس میں ربوہ کے مقامی خدام اور اطفال بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔

سالِ نو کے اس پہلے اجلاس عام میں خدام سے خطاب کرنے کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے علاوہ، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ان ہر سہ اصحاب نے خدام سے باری باری خطاب فرما کر انہیں بہت بیش قیمت نصائح سے نوازا اور انہیں ان کے اہم دینی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ نیز علی الخصوص اپنے (باقی ص۸ پر)

محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے بذریعہ تار یہ نہایت افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے فرزند ارجمند محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار ۱½ بجے بعد دوپہر اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر تقریباً ۵۴ سال تھی۔

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت مخلص اور فدائی خادموں میں سے تھے۔ بہت محنتی اطاعت گذار، زیرک اور معاملہ فہم واقع ہوئے تھے۔ بی۔ اے تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۴۴ء میں آپ نے خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی۔ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۴۷ء میں تقسیم برصغیر تک آپ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور نائب ناظر امور عامہ خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد آپ درویشانِ قادیان کے مقدس زمرہ میں شمولیت (باقی دیکھیں ص۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی کی ایک زیر طبع تصنیف پر جو مغربی تہذیبی حملہ آور مسلمانوں پر اس کے اثرات کے متعلق ہے تبصرہ کرتے ہوئے صدق جدید لکھنؤ لکھتا ہے :-

"یہی تو اصل سوال ہے کہ یہ سارا کام پیغمبرانہ ہمت و عزم و استقامت والا آخر کرے کون؟ یہ کسی کے بس کی بات ہے؟ ہماری انجمنیں اور ہمارے ادارے سب مل کر بھی اتنی سکت رکھتے یا رکھ سکتے ہیں؟ بھلا پورا کوہستان ہمالیہ کیا ہمارے آپ کے دو چار مقالوں اور دس بیس تقریروں سے اپنی جگہ سے ٹل جائے گا؟ — ساری جماعتوں میں لے دے کر ایک جماعت اسلامی ایسی ہو سکتی تھی جو اتنا بڑا اقدام کرنے کا حوصلہ کر سکتی تھی لیکن پاکستان میں اس کا رُخ تمام تر حکومت سے ٹکر لینے کی طرف مڑ گیا ہے۔ مصر و انڈونیشیا وغیرہ میں جو اس کے مماثل جماعتیں تھیں ان کی بھی کسی کارگذاری کی خبر عرصہ دراز سے سننے میں نہیں آئی اور کسی غیر مسلم ملک (مثلاً ہندوستان) میں تو اس عظیم الشان پیمانہ پر فکری جہاد کرنے کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا —— گاڑی یہیں پہ آکر اٹک جاتی ہے۔ خدا کرے مولانا نے اس کا کوئی قابل عمل حل کتاب کے کسی حصہ میں پیش کیا ہو۔ یہ ایک مسئلہ تو راس المسائل ہے اور یہی ہزاروں سوالوں کا ایک سوال ہے" (صدق جدید لکھنؤ ۸ نومبر ۶۳ء)

مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی ان لوگوں میں سے جنہوں نے مغربی حملہ کو آج محسوس کیا ہے اور جنہوں نے مسلمانوں پر جو اثرات مترتب ہوتے ہیں جائزہ لینے کی کوشش کی ہے چنانچہ آپ نے اس کا نام "ارتداد جدید" رکھا ہے اور اس کے مہلک نتائج کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا آپ کی جس زیر طبع تصنیف جسکے حوالے صدق جدید نے نقل کئے ہیں وہ اسی سلسلہ کی ہی ایک کڑی ہے۔

ہمیں مولانا موصوف کے اس احساس کی بڑی خوشی ہے اسکے باوجود ہمیں افسوس ہے کہ مولانا نے اگرچہ اپنی یہ کوشش کئی سالوں سے شروع کر رکھی ہے اس کا کوئی ٹھوس نتیجہ پیدا نہیں کر سکے۔ ابھی تک یہ بات نظری صورت ہی میں چلی آتی ہے اور اگر کچھ کام ہوا بھی ہے تو وہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس تعلق میں صدق جدید کا یہ سوال کہ

"یہ سارا کام پیغمبرانہ ہمت و عزم و استقامت والا آخر کرے کون!"

دراصل غور طلب ہے۔ نظری طور پر کہہ دینا تو بڑی آسان بات ہے سوال تو کام کا ہے۔ اور صدق جدید نے اس کام کے لئے پیغمبرانہ ہمت و عزم و استقامت کی شرط لگا کر ایک نہایت اہم سوال پیدا کر دیا ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ مغربی تہذیب جس کے دو منہ عیسائیت اور الحاد ہیں ایک عظیم اژدہا ہے جسنے ساری دنیا کو خطرے میں ڈال رکھا ہے خود وہ لوگ بھی جو اس تہذیب کے بانی ہیں اب اس سے نالاں ہیں اس کا پیغمبرانہ مقابلہ کون کرے؟

آج سے ساٹھ ستّر سال پہلے ایک بندۂ حق نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں اس مسئلہ کو نہایت پرزور طریقے سے پیش کیا تھا۔ جناب جمال الدین افغانی نے بھی بے شک محسوس کیا مگر افسوس ہے کہ وہ سیاست سے آگے نہ بڑھ سکے۔ مصر میں جناب محمد عبدہ نے اس تعلق میں علمی کام کیا مگر ان لوگوں میں سے کسی نے اس تحدی کے ساتھ اور منظم صورت میں مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کی جس تحدی کے ساتھ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کی ہے چنانچہ آپ نے اسی پیغمبرانہ انداز سے جس کی تمنا صدق جدید نے کی ہے "فتح اسلام" میں فرمایا

"میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں۔ ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کو کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"

(فتح اسلام)

پھر آپ نے فرمایا:-

"دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہو گی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھیگا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۲ تا ۱۸)

اس کے نتیجہ کی ایک جھلک بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ امریکہ کی ریاست پنسلوانیہ کے ولکنز کالج میں شعبہ فلسفہ و مذاہب کے صدر پروفیسر ایم وجیکا لکھتے ہیں :-

"احمدیوں کا یہ مطمح نظر کہ وہ مغرب کی عیسائی دنیا کو اپنے مخصوص اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر ہی دم لیں گے بظاہر ایک دیوانے کی بڑ نظر آتا ہے مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی تنظیم جس کا مرکز پاکستان میں ہے اور جو اپنے محدود وسائل سے کام لے کر مغرب کے متمول اور ذی ثروت ممالک میں تبلیغ اسلام کی انتہائی گراں بار ذمہ داری کو نبھانے میں کوشاں ہے اسکی اس قسم کی توقعات بظاہر مایوس کن دکھائی دیتی ہیں۔ بایں ہمہ یہ اس زبردست یقین اور جذبہ و جوش کی آئینہ دار ہیں جس سے یہ لوگ مالا مال ہیں۔ اس مقصد کے حصول میں ابھی انہیں ایک معتدل حد تک کامیابی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ دنیا کے مختلف حصوں میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے علاوہ یورپ میں بھی یعنی انگلستان، فرانس، اٹلی، سپین، ہالینڈ، جرمنی، ناروے اور سویڈن میں ان کے باقاعدہ مشن ہیں۔ جنوبی امریکہ کے ممالک میں سے یہ لوگ ٹرینیڈاڈ، برازیل، اور کاسٹاریکا میں موجود ہیں۔ اسی طرح ایشیائی ممالک میں سے سیلون، برما، ملایا، انڈونیشیا، عراق، ایران اور شام میں بھی ان کے مبلغ مصروفِ کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے مصر، زنجبار، نٹال، سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، مراکش اور ماریشس میں بھی ان کی جماعتیں قائم ہیں۔ سیرالیون کی نئی جمہوریہ احمدیہ تحریک کے لئے مغربی افریقہ میں ایک منتخب خطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے پاکستانی مرکز کی راہ نمائی میں اس تحریک نے اس چھوٹی سی مملکت میں خاصا اثر و نفوذ حاصل کر لیا ہے...

ایک مذہبی فرقہ کے لئے بلحاظ تعداد اس کے افراد کا کم ہونا یا معتقدات کا ایسی مخصوص نوعیت کا حامل ہونا جو دوسروں کے لئے پورے طور پر قابل فہم نہ ہو نقصان کا موجب نہیں ہوا کرتا۔ ایسے فرقے صدیوں تک زمانہ کے حالات سے نبرد آزما رہنے کے انداز سے بہرہ ور ہوتے ہیں مذاہب کی تاریخ ایسے چھوٹے چھوٹے فرقوں کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے جنہوں نے زمانہ کے اتار چڑھاؤ اور اکثریت کے دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی ہستی کو برقرار رکھا۔ اندریں حالات اس بات کا امکان ہے کہ احمدیت بھی مستقبل میں اسی طرح نمایاں طور پر پھلے پھولے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ اسلامی دنیا مغرب کی لادینی ثقافت کے زیر اثر آجانے کی وجہ سے

(باقی صفحہ ۵ پر)

پولوس رسول کے متعلق تحقیقِ جدید

انجیلی پولوس اور ہے حقیقی پولوس اور

محترم شیخ عبد القادر صاحب اسلامیہ پارک لاہور

الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں مولانا سمیع اللہ صاحب کا معرکۃ الآرا مضمون "مسیحیت کی تاریخ میں پولوس کی اہمیت" نظر سے گزرا۔ صاحب موصوف نے حضرت مسیح علیہ السلام اور حواریانِ مسیح کی تعلیمات اور روایتی پولوس کے خیالات کا مقابلہ و تجزیہ اس خوبی سے کیا ہے کہ یہ سلسلہ مضامین احمدیہ لٹریچر میں ایک مفید اضافہ ثابت ہوگا۔ بعض پہلو ابھی تشنۂ تکمیل ہیں اور بعض امور ترمیم طلب۔ جن کی اصلاح امید ہے کہ بعد میں کردی جائیگی مجھے آج ایک نئے نظریہ کے متعلق توجہ دلانا ہے۔ جس کے ذکر کے بغیر یہ مضمون نامکمل نظر آتا ہے

عصرِ حاضر کے محققین اب یہ سمجھتے ہیں کہ روایتی پولوس" اور ہے اور حقیقی پولوس اور۔ اناجیل اربعہ کی طرح پولوس کے خطوط میں بھی قرونِ اولےٰ میں ترمیم و اضافہ ہوا۔ جس کے باعث پولوس کی تعلیمات پر دوسری صدی کے عیسائیوں کے مخصوص مسائل کا رنگ چڑھا دیا گیا۔ پولوس نے بعض نظریات کی صرف بنیاد ڈالی۔ بعد میں اس اساس پر جو عمارت کھڑی کی گئی۔ اس پر بھی پولوس کا نام لکھ دیا گیا۔ پولوس ان سارے عقائد کا ذمہ دار نہیں ہے جو اس کی طرف منسوب ہیں۔ جس طرح "انجیلی یسوع" اور ہے۔ اور تاریخی یسوع اور۔ اسی طرح "انجیلی پولوس اور تاریخی پولوس" میں اب فرق کیا جاتا ہے

علماء کی جدید تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پولوس کی طرف وہ عقائد بھی منسوب کر دیئے گئے۔ جن کی نشو و نما ان کے بعد ہوئی۔ پہلی صدی کے نصف اول میں یہ عقیدے پیدا ہی نہیں ہوئے تھے مثلاً پولوس کا کتابِ مقدس کی رُو سے عقیدہ تھا کہ

"اللہ تعالےٰ بلا شرکت غیرے ہر چیز کا خالق ہے۔ کائناتِ عالم کسی وسیلہ کے بغیر محض خالقِ حقیقی نے پیدا کی"
(اعمال ۱۷/۲۴، ۱۴/۱۵، رومیوں ۱۱/۳۶)

لیکن ازاں بعد عیسائیوں نے مسئلہ تخلیق کو یوں پیش کرنا شروع کر دیا کہ یسوع کے توسط اور وسیلہ سے ہر چیز معرضِ وجود میں آئی۔ یہ عقیدہ کلسیوں کے نام پولوس کے خط میں بایں الفاظ درج کر دیا گیا۔

"یسوع اَن دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اَن دیکھی تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات۔ سب چیزیں اسی کے وسیلہ اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے۔ اور اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں ۔۔۔۔ وہی مبدأ ہے اور مردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پلوٹھا ... باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے"

اس عبارت کے متعلق علماء کا یہ خیال ہے کہ یہ پولوس کی لکھی ہوئی نہیں بلکہ دوسری صدی کے عقائد کی آئینہ دار ہے۔
(دیکھیے کومنٹری ص۸۶۸)

تجسمِ خدا کا عقیدہ ایک دوسری جگہ پولوس کی طرف بایں الفاظ منسوب کیا گیا ...

"خدا جسم میں ظاہر ہوا اور روح میں راستباز ٹھہرا اور فرشتوں کو دکھائی دیا اور غیر قوموں میں اس کی منادی ہوئی۔ اور جلال میں اوپر اٹھایا گیا ...."
(۱ تمطاؤس ۳/۱۶)

مستند اور قدیم نسخوں میں "خدا جسم میں ظاہر ہوا" کی بجائے "وہ یعنی یسوع جسم میں ظاہر ہوا" کے الفاظ ہیں۔ چنانچہ انجیل کے موجودہ تراجم میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ اب "خدا" کی بجائے "وہ" کے لفظ سے مذکورہ عبارت شروع ہوتی ہے۔

اسی طرح پولوس کے خطوط میں جہاں لکھا ہے کہ:-

"یسوع خدائے ذوالجلال ہے"

اب نئے ترجمہ میں "تعالےٰ ذوالجلال ہے" کے الفاظ ہیں۔ عصر حاضر میں پولوس کے خطوط میں قدیم نسخوں کے پیش نظر بھی تراجم ہوئی ہیں۔ جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان خطوط میں بھی ردّ و بدل ہوا ہے۔ عبرانیوں کے خط کو انیس سو سال سے چرچ نے پولوس کی طرف منسوب کر رکھا تھا۔ اب مسلمہ طور پر یہ خط پولوس کا نہیں بلکہ کسی نامعلوم مکتوب نگار کا ہے۔ اسی طرح "تمطاؤس اول و دوئم" و "ططس" کے نام خطوط موجودہ صورت میں پولوس کے لکھے ہوئے نہیں ہیں (پیکس کومنٹری ص۹۱۵) ایف۔ سی بائر اور ان کے مکتبِ خیال کے علماء نے پولوس کے تیرہ میں سے چار خطوط کو صحیح مانا ہے۔

افسیوں، کلسیوں اور فلیموں کے متعلق پیکس کومنٹری میں لکھا ہے:-

"ان تینوں خطوط کی سند اور صحت مشکوک ہے۔ ان کا سٹائل اور ذخیرہ الفاظ پولوس کی ابتدائی تحریرات سے بڑی حد تک مختلف ہے لو پھر ان خطوط میں مسیح کی شخصیت اور کلیسیا کی تنظیم کے متعلق ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جو کہ پولوس کے خیالات کے مطابق نہیں ہیں۔ بلکہ ان نظریات کی ترقی یافتہ صورت ہیں"

اس کے بعد لکھا ہے:-

"بعض علماء نے یہ نظریہ بھی پیش کیا ہے کہ پولوس کی کسی تحریر کو پھیلا کر خط کلسیوں کی صورت میں پیش کر دیا گیا۔ یہ خط اپنی موجودہ صورت میں پولوس نے لکھا" (ص۸۶۳)

انہی خطوط میں تجسمِ خدا کا عقیدہ یسوع کے وسیلہ سے عبادت اور دوسرے مخصوص عقیدے پیش کئے گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ عقائد دوسری صدی میں چرچ کے "غلو فی الدین" کا نتیجہ ہیں پولوس کے اصل خیالات نہیں ہیں۔

پولوس کے خطوط میں تحریف کا ایک بڑا ثبوت دوسری صدی میں عیسائی عالم مارشین (Marciam) کی تحریرات سے ملتا ہے۔ مارشین کے مجموعہ میں پولوس کے دس خطوط شامل تھے۔ جبکہ انجیل میں تیرہ یا چودہ خطوط ہیں۔ مارشین یہ سمجھتا تھا کہ عبرانی نسل کے عیسائیوں نے انجیل کو بگاڑ دیا ہے۔ یہ لوگ شریعت موسوی سے چمٹے ہوئے ہیں جبکہ حضرت مسیح کی اصل انجیل جب حواریوں نے بگاڑ دی تو پولوس پر یہ انجیل دوبارہ منکشف ہوئی۔ لیکن یہودی مسیحیوں نے پولوس کے خطوط کو بھی اپنے ڈھب کا بنا لیا۔ اور ان میں ایسی باتیں لکھ دیں۔ جو کہ ان کے عقائد کی آئینہ دار ہیں مارشین کا نظریہ ہے کہ پولوس کے مروجہ خطوط زیادہ تر یہودی نکتہ نظر پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے غیر یہودی عیسائیوں کے نکتہ نظر سے ان خطوط کو قابلِ ترمیم سمجھا اور ان میں ردّ و بدل کرنا شروع کیا۔ عیسائی عالم "ارینی ئیس" دوسری صدی کے آخر میں لکھتا ہے۔

"مارشین نے انجیل لوقا اور پولوس کے خطوط کو کاٹ چھانٹ کر مسخ کر دیا۔ خاص طور پر ان مقامات کو نشانہ بنایا گیا جن میں یہ ذکر تھا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کا خالق ہے۔ وہ ہمارے آقا یسوع کا باپ ہے۔ پولوس نے یسوع مسیح کی بعثت کے متعلق نبیوں کی بشارت کو پیش کیا تھا۔ یہ حصہ بھی اس نے حذف کر دیا"[1]

آر۔ ایم گرانٹ (R.M. Grant) نے ایک کتاب "The Earliest Lives of Jesus" کے نام سے لکھی ہے جو کہ کرسچین ریسرچ فونڈیشن نے ایوارڈ دیا ہے۔ اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں:-

"مارشین کے نقطۂ نظر سے حضرت مسیح نے ایک جدید اور انوکھی انجیل پیش کی تھی۔ (یعنی انجیل جو کہ یہودیت کا نقطۂ نظر پیش نہیں کرتی تھی) لیکن یہ انجیل حضرت مسیح کے ان شاگردوں نے بگاڑ دی جو کہ یہودی نسل کے تھے کیونکہ وہ شریعت موسوی کے غلام تھے۔ حضرت مسیح کی حقیقی

[1] Document of the Christian Church p. 53

انجیل دوبارہ پولوس پر منکشف ہوئی لیکن پولوس کے خطوط کو بھی مسخ کر دیا گیا اور ان میں ردّ و بدل ہو گیا۔ اگر ان خطوط کو صحیح طور پر درست کر دیا جاتا تو یہ حضرت مسیح کی حقیقی انجیل کی طرف راہنمائی کر سکتے تھے۔" (ص۱۱)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مارشین کے نزدیک پولوس کے مروّجہ خطوط چونکہ مکمل طور پر عیسائیوں کا نقطۂ نظر پیش نہیں کرتے اس لئے وہ قابلِ ترمیم ہیں پیکس کو منٹری میں تسلیم کیا گیا کہ مارشین نے ان خطوط کو اپنے نظریہ کے مطابق ڈھال لیا (ص۱۴۸)

ان تاریخی شواہد سے ظاہر ہے کہ قرونِ اولیٰ میں پولوس کے خطوط کو بھی متنازعہ اور قابلِ ترمیم سمجھا گیا چنانچہ انکو خود مارشین نے ترمیم کر دیا اور بعد کے لوگوں نے ان کو تحریف و تبدل کا تختۂ مشق بنایا اور ان میں ایسی باتیں شامل کر دی گئیں جو کہ عبرانی نسل کے عیسائیوں کی ان تعلیمات کے خلاف تھیں جو کہ حضرت مسیح نے پیش کی تھیں۔ قرونِ اولیٰ میں پولوس کے نام سے بہت سے جعلی مکتوب بنائے گئے یہ مکاتیب "اپاکرفِل لٹریچر" میں شامل ہیں اس لٹریچر کا ایک حصہ چرچ نے رد کر دیا اور ایک حصہ جو کہ زیادہ قدیم تھا نئے عہد نامہ میں شامل کر لیا گیا۔ انجیل میں پطرس کے نام سے جو خط ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پولوس نے جو خطوط لکھے ہیں ان سے غلط کار لوگوں نے باطل استدلال کر کے ایسے نتائج پیدا کر لئے ہیں جو کہ پولوس نے پیش نہیں کئے۔ پطرس کے نام کا یہ خط خود پطرس نے لکھا ہے یا کسی اور نے؟ یہ امر محلِ نظر ہے لیکن اتنا تو ثابت ہوتا ہے کہ پولوس کی تحریرات سے غلط استدلال کی وجہ سے عیسائیوں میں جھوٹے عقائد اور باطل فلسفہ کا دروازہ کھل گیا تھا۔ خط پطرس میں لکھا ہے:-

"ہمارے پیارے بھائی پولُس نے بھی اس حکمت کے موافق جو اسے عنایت ہوئی تمہیں یہی لکھا ہے اور اپنے سب خطوں میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور جاہل اور بے قیام لوگ ان کے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں۔ پس اے عزیزو! چونکہ تم پہلے سے آگاہ ہو اس لئے ہوشیار رہو تاکہ بے دینوں کی گمراہی کی طرف کھینچ کر اپنی مضبوطی کو چھوڑ نہ دو۔"

(پطرس کا دوسرا عام خط، آخری حصہ)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ پہلی یا دوسری صدی میں پولوس کے مکاتیب عام گمراہی کا باعث بن گئے تھے لیکن زیادہ تر یہ گمراہی لوگوں کی پیدا کردہ تھی پولوس اس کا ذمہ دار نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تحریر کسی ایسے شخص کی ہے جو کہ پولوس اور حواریانِ مسیح کی تعلیمات میں مخالفت کی بجائے موافقت ثابت کرنا چاہتا ہے بایں ہمہ یہ امر ظاہر ہے کہ عیسائیوں میں پولوس کے خطوط کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی۔

حضرت مسیح کے بھائی یعقوب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی صدی کے نصف اوّل تک کے عیسائیوں میں شرک پیدا نہیں ہوا تھا۔ گمراہ عیسائی بھی پکے موحد تھے۔ (یعقوب ۱۹/۳) اس خط سے ظاہر ہے کہ پولوس نے شریعت اور طریقت کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے۔ پولوس یہ کہتا تھا کہ نجات اعمالِ شریعت سے نہیں بلکہ محض یسوع پر ایمان لانے پر منحصر ہے اسی فلسفہ پر کفارۂ مسیح کی بنیاد رکھی گئی۔ یعقوب حواری نے اس غلط عقیدہ کی پُرزور تردید کی اور بتایا کہ ایمان اور اعمال لازم و ملزوم ہیں۔ اعمال اگر بدن ہے تو ایمان روح، شریعت کی پابندی ہر حال میں ضروری ہے سچا ایمان اور نیک اعمال مل کر انسان کو نجات سے ہمکنار کرتے ہیں گویا نجات کے لئے کسی کفارہ کی ضرورت نہیں یہاں یہ واضح رہے کہ پولوس اس کفارہ کا قائل نہیں تھا جو کہ موجودہ عیسائی مانتے ہیں۔

پولوس یہ سمجھتا تھا کہ جس طرح موسوی قربانیاں گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح مسیح کی صلیبی قربانی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ ہم یسوع کے صلیبی دکھوں میں خود کو شامل کر لیں اور یسوع کی پیروی میں اپنے وجود کو محو کر دیں۔ یہ فلسفہ بعد میں اس طور پر خطوط میں درج ہوا کہ خدا مجسم ہو کر بیٹے کی شکل میں دنیا میں آیا تا کہ لوگوں کے گناہ اپنے سر پر اٹھا لے حالانکہ پولوس کفارہ کے لئے خدائی تجسم کا قائل نہیں تھا۔

اس مختصر مضمون میں تفصیلات پیش نہیں کی جا سکیں بہرحال یہ امر مزید تحقیق کا محتاج ہے کہ پولوس کیا مانتا تھا۔ اور کیا نہیں مانتا تھا۔ اس کے خطوط میں جو باتیں لکھی ہیں ان کا وہ کس حد تک ذمہ دار ہے۔ مروّجہ عیسائی عقائد پولوس نے کس حد تک پیش کئے۔ اور بعد کی نشوونما کیا ہے؟؟ عصرِ حاضر کے علماء نے ان خطوط پر خاطر خواہ تحقیق کی ہے۔ اس تحقیق کا نچوڑ یہ ہے کہ انجیلی یا روایتی پولوس اور ہے اور حقیقی یا تاریخی پولوس اور۔

پولوس اس حد تک قصوروار ضرور تھا کہ اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی سادہ تعلیمات کو یونانی فلسفہ کا رنگ دے دیا اور ان کے مرتبہ کو پیش کرنے میں غلوّ سے کام لیا۔ لیکن وہ الوہیتِ مسیح اور تثلیث کا قائل نہیں تھا۔ اس کا کفارہ تجسّم خدا کے نظریہ کے بغیر تھا۔ وہ حضرت مسیح کا پیغام غیر قوموں تک لے گیا۔ حالانکہ ان کا مشن صرف بنی اسرائیل تک محدود تھا۔ وہ غیر قوموں کو شریعتِ موسوی کی پابندی سے آزاد سمجھتا تھا۔ جبکہ یہودیوں کے لئے یہ پابندی اس کے نزدیک ضروری تھی۔ وہ نجات کا مدار شریعت پر نہیں بلکہ محض ایمان کو سمجھتا تھا وہ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح کا مشن اور مرتبہ بڑھانے والا ایک عیسائی تھا لیکن موجودہ عیسائی عقائد ہو بہو اس کے خیالات نہیں بلکہ اس کے نظریات کی بگڑی ہوئی صورت ہیں۔ حواریانِ مسیح اور ابتدائی عیسائیوں نے ہمیشہ پولوس کو ایک گمراہ رسول سمجھا لیکن ان عیسائی عقائد کا اسے ذمہ دار قرار نہیں دیا جو کہ اب مروّج ہیں جیسا کہ یعقوب کے خط سے یہ امر ظاہر ہے۔

یہاں ایک جدید سائنٹیفک تحقیق کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یورپ کے علمائے بائیبل نے حال میں برقی دماغ سے مدد لے کر یہ ثابت کیا ہے کہ پولوس کی طرف جو چودہ خطوط منسوب ہیں ان میں سے چند ایک اسنے لکھے ہیں باقی خطوط اس کے لکھے ہوئے نہیں ہیں ہم مارچ ۱۹۶۳ء کی لندن کی ایک خبر ملاحظہ ہو:-

ماہرین نے مرکیوری یعنی برقی دماغ کی مدد سے یہ ثابت کیا ہے کہ مقدس پولوس ان چودہ خطوط میں سے چند ایک کا لکھنے والا ہے جو کہ اس کی طرف نئے عہد نامہ میں منسوب ہیں۔ علماءِ بائیبل اس سے قبل اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ پولوس کے خطوط میں مختلف لوگوں کی تحریرات شامل ہیں۔ مرکیوری یعنی برقی دماغ نے ثابت کیا کہ مقدس پولوس کے خطوط میں طرزِ نگارش مختلف ہے۔ یقینی اختلافات ظاہر کرتے ہیں کہ چودہ خطوط چار گروپوں پر منقسم ہیں یہ کسی ایک شخص کی تحریر نہیں ہو سکتے۔"

مندرجہ ذیل ماہرین فن اور علمائے بائیبل نے اس حیرت انگیز تجزیہ میں حصہ لیا۔

۱۔ ڈاکٹر میکائل Dr. Michael Levison ریسرچ سائنٹسٹ نے برقی دماغ کو Data مہیا کیا۔

۲۔ ڈاکٹر جی۔ ایچ۔ سی۔ مے گریگر Dr. G.H.C. Mac Gregor پروفیسر تنقید بائبل گلاسگو یونیورسٹی اور ایک سکاٹ پادری ریورنڈ اے مورٹن Rev. A. Morton نے برقی دماغ کے لئے سوالات مرتب کئے۔

۳۔ دو سکاٹ ماہرین نے جب نتائج کا تجزیہ کیا تو معلوم ہوا کہ طرزِ نگارش میں اتنا واضح تضاد ہے کہ یہ خط ایک شخص کی تحریر نہیں ہو سکتے۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک رویاء درج کیا جاتا ہے۔ پولوس کے متعلق عصرِ حاضر کے علماء کی تحقیق اس مکاشفہ کے بالکل مطابق ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح ناصری بیٹھے ہیں اور ان کے ساتھ کچھ ان کے شاگرد بھی ہیں۔ مَیں بھی اس مجلس میں بیٹھا ہوں۔ پولوس کا ذکر اس مجلس میں شروع ہو گیا ہے حضرت مسیح نے پولوس کے متعلق کچھ اختلاف یا ناراضگی کے الفاظ کہے ہیں لیکن وہ لفظ زیادہ سخت نہیں ہیں۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں اس خواب سے سمجھتا ہوں کہ گو پولوس کا کچھ قصور ضرور ہے۔ بعض غلطیاں اس سے ایسی ہوئی ہیں جن سے عیسائیت میں بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ لیکن شرکِ صریح اور ایسی ہی بعض اور خطرناک غلطیاں جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ درحقیقت وہ لوگوں نے بعد میں بنائی ہیں۔ اور پولوس کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ ورنہ وہ اتنا بُرا نہیں تھا جتنا کہ اس تعلیم کو اس کی طرف منسوب کر کے وہ بُرا بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کو غالباً یہ دوسری بار ہے جو مَیں نے دیکھا ہے۔ پہلی بار ایک بچہ کی شکل میں دیکھا تھا۔"

(الفضل ۳۰۔ نومبر ۱۹۵۱ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا آخری دن ناصرات کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۲۷ اکتوبر بروز اتوار ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کا آغاز ہوا۔ اس اجتماع میں حصہ لینے کے لئے پاکستان کے طول و عرض سے ناصرات ربوہ آئیں۔ پروگرام میں ان کی سالانہ کھیلیں بھی شامل ہیں۔ وقت کی کمی کے باعث یہ کھیلیں ۲۷ کی صبح کی بجائے ۲۶ کی شام کو جامعہ نصرت ربوہ کے گراؤنڈ میں کروائی گئیں۔

۲۷ اکتوبر بروز اتوار صبح ساڑھے سات بجے ناصرات اپنے اپنے جھنڈے لئے ترانے پڑھتی ہوئی لجنہ اماء اللہ ہال میں داخل ہوئیں جنہیں تنظیم کے ساتھ بٹھایا گیا۔ آٹھ بجے کارروائی کا آغاز ہوا۔

صدارت محترمہ سیدہ آپا نصیرہ بیگم صاحبہ نے فرمائی۔ دعا کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ نیر سلطانہ ربوہ نے تلاوت کی اور امۃ الرافع ربوہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس کی طبیعت کی خرابی کے باعث حضرت ام متین صاحبہ تشریف نہیں لا سکیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ حضرت اقدس کامل صحت والی کام کرنے والی لمبی زندگی پائیں۔ آمین۔ بعد ازاں آپ نے ناصرات الاحمدیہ کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ آج کی بچیاں کل قوم کی مائیں ہوں گی۔ تمہیں ایک قوم کی پرورش کرنی ہے۔ مقدس روایات چھوڑنی ہیں۔ اچھے اعمال بجا لانے ہیں۔ آپ نے اچھے اعمال کا ذکر کرتے ہوئے بچیوں کو خدا تعالےٰ کے لئے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے مقابلے شروع ہوئے چھوٹے گروپ کے تلاوت کے۔ تلاوت کے مقابلہ میں سیالکوٹ، لائلپور، ربوہ، سرگودھا، گوجرانوالہ، کھاریاں، لاہور اور دارالیمن ربوہ کی لڑکیاں شامل ہوئیں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل لڑکیوں کو انعام کا حقدار سمجھا گیا

اوّل: امۃ الحی ربوہ

دوم: امۃ المصور — امۃ الولی ربوہ

سوم: راشدہ سرگودھا

" نجم النساء کھاریاں

ان کے علاوہ سیالکوٹ کی سعیدہ قمر کو خاص انعام دیا گیا۔ ایک نظم کے وقفہ کے بعد بڑے گروپ کی تلاوت کا مقابلہ شروع ہوا اس میں گوجرانوالہ، اوکاڑہ، راولپنڈی، سیالکوٹ، منٹگمری، سرگودھا، لائل پور، ربوہ، لاہور، کھاریاں، احمد نگر اور چونڈہ کی ناصرات نے حصہ لیا۔ اور اس مقابلے کا نتیجہ مندرجہ ذیل رہا۔

اوّل: امتیاز ربوہ۔ امۃ السلام سیالکوٹ

دوم: نیر سلطانہ ربوہ۔ امۃ الودود راولپنڈی

سوم: نفیسہ ربوہ

اس کے بعد بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ شروع ہوا اس کے لئے تین عنوان مقرر تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

احمدیت کی ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہے

ہمارا خدا تعالےٰ سے عہد۔

اس مقابلے کے لئے منصفین کے فرائض محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ کراچی۔ محترمہ ممتاز قریشی صاحبہ سیالکوٹ اور صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ نے ادا کئے۔ اس مقابلہ میں سیالکوٹ منٹگمری، لائلپور، راولپنڈی، جہلم، اوکاڑہ، سرگودھا، کراچی، ربوہ، گوجرانوالہ، لاہور اور کھاریاں کی کل انتیس لڑکیوں نے حصہ لیا جن میں مندرجہ ذیل لڑکیوں نے انعام حاصل کئے۔

اوّل: نصرت عبدالمالک کراچی

دوم: طاہرہ سیالکوٹ

سوم: امۃ الودود راولپنڈی۔ ناصرہ شاہین ربوہ۔ امۃ المصور ربوہ

اس میں صالحہ پشاور اور سعیدہ عصمت چک منگلا کو خاص انعام دئے گئے۔ یہ مقابلہ مجموعی طور پر بہت اچھا رہا اور لڑکیوں نے محنت سے تیار کی ہوئی تقریریں بڑی خوش اسلوبی سے کیں۔ اس کے بعد چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا جس کے لئے تین عنوان تھے۔

اتفاق کی برکت

فرمانبرداری

والدین کے حقوق

منصفی کے فرائض محترمہ نصرت راشدی سیالکوٹ طاہرہ طلعت لاہور اور مس منظور ارشاد ایم اے ربوہ نے ادا کئے۔ اس مقابلہ میں اکیس لڑکیوں نے حصہ لیا۔ جو مندرجہ ذیل شہروں سے آئی تھیں اوکاڑہ۔ منٹگمری، راولپنڈی، جہلم، پشاور، قادیان، ربوہ، سرگودھا، چونڈہ، کھاریاں، گوجرانوالہ، لائلپور، چک منگلا، لاہور اور سیالکوٹ۔

ان کے نتیجے کے مطابق ان لڑکیوں نے انعام حاصل کئے

اوّل: راشدہ انور سرگودھا

دوم: نجمہ ملک کراچی

سوم: نزہت عزیزہ ربوہ

اس مقابلے میں راولپنڈی کی چھوٹی سی بچی شازی اور نور جہاں پشاور کو خاص انعام دیا گیا۔ محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ اور محترم سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نے امۃ العلیم قادیان کو خاص انعام عطا کئے اس کے ساتھ ہی مقابلہ جات کا پروگرام ختم ہو گیا بعد ازاں سب سے جو ناصرات الاحمدیہ کے ترانے سے کر آئی تھیں ان کا بھی مقابلہ کرایا گیا جس میں ساجدہ صاحبہ احمد نگر، امۃ المنان ربجانہ ربوہ شاکرہ صاحبہ لاہور امۃ القدیر صاحبہ ربوہ اور امۃ الشکور ربوہ نے حصہ لیا شاکرہ صاحبہ کے ترانے کو اوّل انعام دیا گیا۔

بالعبد حضرت چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات الاحمدیہ کو انعامات دیئے ان مقابلوں میں مقابلہ جات میں سے اوّل دوم سوم آنے والی لڑکیوں کے علاوہ بہترین کام کرنے والی ناصرات کو بھی انعام دئے گئے بڑی اور چھوٹی لجنات میں سے یہ انعام مندرجہ ذیل شہروں کو ملے۔

اوّل - ربوہ دوم - کراچی

سوم راولپنڈی، سیالکوٹ

چھوٹی لجنات میں سے:-

اوّل محمد آباد سٹیٹ

دوم کھاریاں سوم احمد نگر

اس کے علاوہ دینی معلومات اور راہ ایمان کا امتحان پاس کرنے والی لڑکیوں کو سندات اور اوّل دوم سوم آنے والی لڑکیوں کو انعامات دیئے گئے۔ انعامات کے بعد حضرت محترمہ موصوفہ نے ناصرات الاحمدیہ کو خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس سال جو آپ نے تقریریں کی ہیں ان کا عملی نمونہ بن جاؤ۔ زبانی تقاریر اور دماغوں میں ہماری ترقی کا راز نہیں بلکہ عملی نمونہ ہے راستبازی۔ دیانتداری فرمانبرداری ہمارا شعار ہونا چاہیئے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اگر پھل اچھا ہو تو درخت بھی اچھا ہوگا اگر پھل خراب ہوا تو دوسرں کو کیا پیش کریں گے پس ہمارا نمونہ ہماری تعلیم کا آئینہ دار ہونا چاہیئے۔ قوم کی نگاہیں آپ پر مرکوز ہیں آپ کے کندھوں پر آئندہ بار پڑے گا آپ کو بڑی ہو کر سلسلہ کا کام سنبھالنا ہے علم و عمل میں قدم بڑھائیں تاکہ کامیابی آپ کا مقدر ہو اختتام پر آپ نے تمام نمائندگان کو الوداع کہی اور دعا فرمائی کہ آئندہ سال تک ہمارا سارا سال ترقی کی طرف قدم اٹھا رہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

لیڈر - بقیہ صفحہ ۳

ادھر ادھر بھٹک رہی ہے احمدیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ان کی تحریک اسلام کو اس طور سے پیش کرتی ہے کہ جو دنیائے جدید کے تقاضوں کے عین مطابق ہے پھر وہ اسلام کی آخری فتح کے بارے میں نہایت درجہ پر اعتماد ہیں ایسی صورت میں احمدیت ان نئی نسلوں کے لئے دلکش اور جاذب نظر ہو سکتی ہے جو اصلاح حال کے پیش نظر نئے انداز فکر کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔"

(رسالہ الیسٹرن ورلڈ بابت دسمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۶ تا ۲۰)

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوشش قربانی خدام کیلئے ترقی کرنے کا ایک گُر

الفضل میں متعدد مرتبہ جماعت کی نئی پود کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ جیسے نمونے اختیار کریں تو وہ احمدیت کے مستقبل میں درخشندہ ستارے بن سکتے ہیں پس جہاں انھیں آج سے چودہ سو سال پہلے کے صحابہ کرام کے کردار سے کتب کے ذریعہ راہنمائی حاصل کرنی ضروری ہے وہاں انھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوتے رہنا بھی لازمی اور لابدی ہے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ ہر سال قابل رشک جوش و خروش اور جذبۂ خدمت دین کا مظاہرہ فرماتے ہیں نئے سال کا اعلان سنتے ہی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب حضرت حاجی محمد فضل صاحب حضرت حکیم محمد عمر صاحب ایسے ضعیف اور عمر رسیدہ حضرات بھی

مسابقت الی الخیرات

کا ایمان افروز نظارہ پیش کر دیتے ہیں ان میں سے اکثر خود چل کر تحریک جدید کے دفتر میں پہنچتے ہیں اور اولین موقعہ پر اپنی مالی قربانی پیش کرنے میں عین خوشی محسوس فرماتے ہیں پس خدام کو چاہیئے کہ جب مرکز میں آئیں تو ان کی ایمان افروز صحبتوں سے بھی مستفیض ہوا کریں۔ اور ہر قربانی کی آواز پر ان کے نمونے پیش نظر رکھا کریں۔ یہ ان کے لئے کامیابی اور ترقی کا ایک قیمتی گر ہے اللہ تعالےٰ ان پاک بزرگوں کو دیر تک ہمارے درمیان صحت و عافیت کے ساتھ قائم رکھے۔ اور نئی پود کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے

(خاکسار مولوی محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

چندہ وقف جدید جلد ادا کریں

جملہ سیکرٹریان مال سے ضروری گزارش

ہے کہ تمام وصول شدہ چندہ وقف جدید اور تعمیر دفتر جس قدر جلد ممکن ہو سکے ارسال فرما دیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

امسال مجلس شوریٰ نے رسالہ جات خالد اور تشحیذ الاذہان کے بارہ میں کئی ایک سفارشات کی ہیں۔ جن میں سے ایک ضروری سفارش یہ ہے کہ ہر مجلس لازمی طور پر خالد اور تشحیذ مجلس کے نام جاری کرائے۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ خاکسار جملہ قائدین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہر دو رسالہ جات اپنی مجلس کے نام جاری کرا کر شکریہ کا موقع دیں۔

مالی سب کمیٹی شوریٰ کے ممبران اور قائدین اضلاع کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنی مجالس اور متعلقہ اضلاع کی مجالس کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے۔ جس کے نام یہ رسالہ جات جاری نہ ہوں۔

ہر رسالہ کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے۔ رقم ملنے پر رسالے جاری کر دئے جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔

رقوم ارسال کرتے وقت اس امر کی وضاحت کر دی جائے کہ یہ رسالہ مجلس کے نام پر ہو گا ——— اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قارئین کرام رسالہ خالد کو ایک ضروری اطلاع

امسال دسمبر ۱۹۶۳ء میں رسالہ خالد کا ایک دیدہ زیب سالنامہ شائع کیا جائیگا انشاء اللہ العزیز۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ اس سالنامے کا ایک ضروری جزو ہو گی۔

اہل قلم حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین ۲۵ نومبر تک ارسال فرمائیں۔

سالنامہ کی تیاری میں ماہ نومبر ۱۹۶۳ء کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالنامہ مصباح

اس سال مصباح کا خاص نمبر قمر الانبیاء کی یاد پر مشتمل ہو گا۔ تمام بہنیں جن کو کسی نہ کسی رنگ میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے اور آپ کے کمالات اور احسانات سے واقفیت ہے۔ وہ جلد سے جلد اور زیادہ سے ۲۵ نومبر ۶۳ء تک اپنے اپنے مضامین بھجوا دیں۔

مضامین علمی یا واقعاتی امور پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ جذباتی اور جن میں الفاظ کا تکرار ہو گا۔ وہ شائع نہ ہو سکیں گے۔ مدیرہ

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص جو اپنا نام ہوشے رضا ولد محمد عبد اللہ بتاتا ہے اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں سنٹرل ریکارڈ دیو سماج روڈ بلڈنگ لاہور میں پٹواری ریکارڈ ہوں۔ میرا حلقہ لائلپور اور منٹگمری ہے۔ اس طرح مختلف علاقوں میں مختلف نام ظاہر کر کے دو پیسہ وغیرہ بٹورتا ہے۔ اس کا حلیہ یہ ہے قد درمیانہ عمر ۳۵ سال رنگ سانولہ انبالہ رہتک کی بولی بولتا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

مکرم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب کی ترک حقہ نوشی

نظارت ہذا کی تحریک حقہ نوشی کے بہت سے احباب نے اس لغو فعل سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔ حال ہی میں مکرم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب پٹواری نائب امیر حلقہ دارالذکر نے اجتماع انصار اللہ ربوہ کے ایام میں عہد کیا کہ میں آج سے حقہ نوشی ترک کرتا ہوں دعا ہے کہ چوہدری صاحب کو استقامت عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حقہ نوشی یا سگریٹ نوشی ہوتی۔ تو آپ اسے ضرور منع فرماتے (الحکم ۱۹۰۳ء) احباب کو چاہیئے کہ اس لغو فعل سے اجتناب کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان

ماہنامہ الفرقان ماہ نومبر وقت پر پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن دوستوں کے نام سالانہ چندہ کے ختم ہونے کے باعث وی پی کیا گیا ہے۔ وہ وی پی وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔

(مینیجر الفرقان - ربوہ)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے لڑکے عزیزم شریف احمد ایم۔ اے کو ۲۸/۹/۶۳ بروز ہفتہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود برادرم عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے۔ خواجہ عنایت اللہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بڑی لڑکی ۱/۲ ۲ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ باوجود علاج کے مکمل صحت نہیں ہوئی جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان اور صحابہ کرام سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرا لڑکا بعمر ۱/۲ ۲ سال کو عام طور پر نمونیہ کا حملہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت کمزور رہتا ہے۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور احباب جماعت عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید واقف زندگی)

۲۔ خاکسار کے بہنوئی چوہدری مبشر احمد صاحب کا بازو موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ مزید چوٹیں بھی آئیں ہیں ساتھ ہی بخار بھی آنا شروع ہو گیا ہے۔ جس وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (انیس محمود احمد نفیس نگر)

۳۔ میرے والد ملک محمد دین صاحب خادم کارکن دفتر آبادی کو دل کی تکلیف ہے اور درویشان قادیان اور اصحاب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد کریم نور ابن ملک دین خادم)

۴۔ میرے بھائی جان کچھ روز سے بخار اور اختلاج قلب کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔ (نعیمہ خانم ضیاء رز پشاور)

۵۔ عرض ہے کہ میرے ایک عزیز پر ایک مقدمہ ہے۔ باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد القادر احمدی از ماہنی سیال ڈاک خانہ خاص ضلع ملتان)

۶۔ خاکسار کے بیٹے عزیز عبد الحکیم خاں پٹواری کافی عرصہ سے بعارضہ بخیر معدہ بیمار ہیں در پردہ مرض ہے۔ صحت کے لئے دعا فرمائیں (عبد الحمید خاں صحابی کالھ گڑھی چک $\frac{2}{TDA}$)

۷۔ عرض ہے کہ میرے والد صاحب کو دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے۔ بہت کمزوری ہے۔ احباب جماعت قادیان سے درخواست دعا ہے (مشتاق احمد ولد سراج الدین۔ عزت خان سٹریٹ ڈیرہ دون)

۸۔ بندہ کی ایک دیرینہ محکمانہ ترقی کی اپیل اپنے آخری مراحل پر پہنچ گئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(عبد الرشید جہانگیر آباد لاہور)

معاصرین سے:-

جماعت اسلامی کے تاریخی نقوش

—: حمید اللہ خان - گوجرانوالہ :—

منقول از نوائے وقت ۶ - نومبر ۷ - نومبر ۱۹۶۳ء

آپ کے وقائع نگار خصوصی نے "نوائے وقت" (۳۰ر اکتوبر) میں جماعت اسلامی کے چند تاریخی نقوش شائع کئے ہیں مجھے افسوس ہے کہ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کی پاکستان اور قائداعظم سے تاریخی دشمنی کا "تاریخی نقوش" کے اس مضمون میں رابطہ قائم نہیں ہو سکا بلکہ جماعت اسلامی کو قائداعظم اور لیاقت علی خان مرحوم کے دور سے لے کر اب تک مظلوم ثابت کیا گیا کیا ہی اچھا ہوتا اگر وقائع نگار خصوصی ان چند تحریرات کا حوالہ بھی دے دیتے جن میں مولانا مودودی نے پاکستان اور قائداعظم کے متعلق معاندانہ گوہر افشانی فرمائی تھی اور جماعت اسلامی کے اس دور کا بھی ذکر کر دیتے جب وہ پاکستان کی تاریخی منزل پر حقارت کی نظر ڈال کر "کلکتہ میل پر سوار ہو رہی تھی اس مقصد کے لئے مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کی چند تحریریں پیش خدمت ہیں جس سے ان کی پاکستان دشمنی کا ثبوت ملتا ہے نیز ان کے اس دعویٰ کی قلعی بھی کھل جاتی ہے کہ انھوں نے کبھی پاکستان کے مطالبہ کی مخالفت نہیں کی قائداعظم کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔

— "افسوس کہ مسلم لیگ کے قائداعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت رکھتا ہو اور اسلامی طرز فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہو" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم نمبر ۳۷)

پاکستان کے متعلق ارشاد ہے :-

— "میرے لئے اس مسئلہ میں کوئی بھی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان میں جہاں مسلمان کثیر التعداد ہوں وہاں ان کی حکومت قائم ہو جائے" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم نمبر ۳۵)

— "اس نام نہاد مسلم حکومت کے انتظار میں اپنا وقت یا اس کے قیام کی کوشش میں اپنی قوت ضائع کرنے کی حماقت آخر ہم کیوں کریں جس کے متعلق ہمیں معلوم ہے کہ وہ ہمارے مقصد کے لئے نہ صرف غیر مفید ہوگی بلکہ کچھ زیادہ ہی سد راہ ہوگی" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم نمبر ۱۳۸ - حاشیہ)

— "باقی رہا نظام حکومت وہ پاکستان میں بھی ویسا ہی ہوگا جیسا ہندوستان میں ہوگا ... مسلمانوں کی کافرانہ حکومت اسلامی نقطۂ نظر سے غیر مسلموں کی کافرانہ حکومت کے مقابلہ میں کچھ بھی قابل ترجیح نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ قابل لعنت ہے" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم نمبر ۱۳۱ حاشیہ)

— اور بالفرض اگر ایک گروہ اکثریت میں منتخب ہو بھی جائے تو یہ ممکن نہیں کہ آزاد پاکستان کے نظام کو اسلامی دستور میں تبدیل کیا جاسکے کیونکہ جنت الحمقاء میں رہنے والے لوگ اپنے خوابوں میں کتنے ہی سبز باغ دیکھ رہے ہوں لیکن آزاد پاکستان (اگر فی الواقعہ بنا بھی تو) لازماً "جمہوری لادینی اسٹیٹ کے نظریہ پر بنے گا"

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۴ء نمبر ۱۵)

— قرار داد پاکستان کے متعلق یوں گویا ہیں "جب میں مسلم لیگ کے ریزولیشن کو دیکھتا ہوں تو میری روح جلے افتیں ماتم کرنے لگتی ہے" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم نمبر ۳۷)

— قائداعظم اور پاکستان کے متعلق مولانا مودودی کے ارشادات آپ نے ملاحظہ فرمائے آج کل وہ جمہوریت کے بڑے علمبردار بنے ہوئے ہیں اور وہ "مکمل بحالی جمہوریت" کا مطالبہ بڑی شدومد سے کر رہے ہیں اور وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے "خون کی ندیاں" بہانے کی دھمکی بھی بالواسطہ طور پر دے دیا کرتے ہیں لیکن یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جو شخص جمہوریت کا اتنا بڑا علمبردار بننے کی کوشش کر رہا ہے جمہوریت کے متعلق اس کے اپنے ذاتی خیالات کیا ہیں اس سلسلہ میں مولانا کی تحریروں سے صرف چند ایک نمونے پیش کروں گا۔ جمہوریت یعنی ڈیموکریسی کے متعلق آپ فرماتے ہیں :-

— "اگر آزادی کی یہ ساری لڑائی اس لئے ہے کہ امپیریلزم کے الٰہ کو ہٹا کر ڈیموکریسی کو بت خانہ حکومت میں جلوہ افروز کیا جائے تو مسلمان کے نزدیک درحقیقت اس سے کوئی فرق بھی واقع نہیں ہوتا "لات" گیا "منات" آگیا" ایک جھوٹے خدا نے دوسرے جھوٹے خدا کی جگہ لے لی۔

— یہ تحریر مولانا مودودی نے اس زمانہ میں لکھی جب ان کو یقین تھا کہ جماعت اسلامی کبھی بھی جمہوری طریقہ سے مقبولیت حاصل کر کے برسر اقتدار نہیں آسکتی اس لئے جمہوری اصول کے مطابق بنی ہوئی اسمبلیوں اور پارلیمنٹوں کے متعلق فرماتے ہیں :-

— "ہم کہتے ہیں کہ جو اسمبلیاں اور پارلیمنٹیں موجودہ زمانہ کے جمہوری اصول پر بنی ہیں ان کی رکنیت حرام ہے اور ان کے لئے ووٹ دینا بھی حرام ہے" (رسائل و مسائل حصہ سوم نمبر ۴۵)

— اور جمہوری انتخاب کے متعلق فرماتے ہیں :-

"جمہوری انتخاب کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے دودھ زہریلا ہو تو اس سے جو مکھن نکلے گا قدرتی بات ہے کہ وہ دودھ سے زیادہ زہریلا ہوگا" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم نمبر ۱۳۲)

— جمہوریت کے متعلق مولانا مودودی کے ان خیالات کو ذہن میں رکھ کر مولانا کے مکمل بحالی جمہوریت کے مطالبہ پر نظر ڈالئے اور اس تضاد بیانی دو عملی اور دو غلے نظریات کی داد دیجئے اس لئے کہ مولانا اپنی کتاب دستوری تجاویز صفحہ ۱۴ پر فرماتے ہیں :-

— "مجالس قانون ساز میں پارٹیاں بنانا از روئے دستور ممنوع ہونا چاہیئے" لیکن ۲۷ر اگست ۱۹۶۲ء کو راولپنڈی پریس کلب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

— "بہر حال جماعت اسلامی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں اسمبلی پارٹیاں ضرور قائم کرے گی"

مولانا اپنے ذاتی اور جماعتی مفاد کی خاطر نظریات تبدیل کر لیتے ہیں اور اپنے قائم کردہ اصولوں کی مٹی پلید کرتے ہیں۔

"نوائے وقت" کے وقائع نگار خصوصی نے بڑی خصوصیت سے ان سزاؤں کا ذکر کیا ہے جو مولانا مودودی کو "حکمرانوں" کی طرف سے عطا ہوئیں لیکن یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ مولانا مودودی کو نظربندی کی سزا سب سے پہلے لیاقت علی خان مرحوم کے زمانہ وزارت عظمیٰ میں ہوئی یا پھر موجودہ کونسل لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین کی زندگی کا تو نوائے وقت بھی بہت مداح ہے درحقیقت مولانا کو سزائیں صرف ان کی ملک دشمن حرکات کی وجہ سے ہوئیں ان میں سے ایک حرکت کشمیر کی جنگ آزادی کے متعلق خیالات کا اظہار تھا جس نے پاکستان کو سخت نقصان پہنچایا چنانچہ جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" (۱۲ر اگست ۱۹۴۸ء) میں درج ہے :-

"جب تک حکومت پاکستان نے حکومت ہند کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر رکھے ہیں پاکستانیوں کے لئے کشمیر میں ہندوستانی فوجوں سے لڑنا از روئے قرآن جائز نہیں ہے"

اب مولانا نے پینترا بدلا ہے اور جہاد کشمیر سے متعلقہ فتوی کو ایک نجی رائے میں تبدیل کر لیا ہے۔ مولانا مودودی کی شخصیت اور ان کی جماعت کو مدنظر رکھ کر نجی رائے کی اہمیت کا اندازہ لگائیے اپنی اس نجی رائے میں انھوں نے اپنی تنقید کی اصل حقیقتوں اور پھر اوپر طنز کے امتزاج کو صرف قائداعظم اور لیاقت علی خان مرحوم کو نہ یا وہ کشمیر کے جہاد کو اس لئے جائز نہیں سمجھتے تھے کیونکہ حکومت پاکستان کی فوج چھپ کر لڑ رہی تھی دوسرے الفاظ میں حکومت پاکستان کی پالیسی پر فریب تھی کیونکہ وہ کر کچھ رہی تھی اور باہر کچھ کہہ رہی تھی اور بقول مولانا اگر حکومت پاکستان بھارت کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کرتی تو پھر کشمیر کی جنگ جائز ہو جاتی سلہری صاحب نے ان کا کیا خوب تجزیہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کی انتہائی کمزوری کے دور میں اسے کھلم کھلا جنگ پر مجبور کر کے اسے بھارت کا لقمہ بنانا چاہتے تھے اس کے علاوہ ایسی صورت میں بھارت کے چار کروڑ مسلمانوں پر کیا کچھ کم قیامت گزرتی؟ اس سے کم نیت پر مولانا کشمیر کی جنگ کو جائز قرار دینے پر آمادہ نہیں تھے پھر اگر مولانا کشمیر کے جہاد کے خلاف نہیں تھے تو انھوں نے اس الزام کی تردید کیوں نہ کی جو "حکمرانوں" نے ان پر ۱۹۴۸ء میں عاید کیا تھا؟ اب مولانا فرماتے ہیں کہ میں نے تردید کرنی چاہی تھی لیکن حکومت نے جماعت کے اخبار کو بند کر دیا لیکن کیا وہ اس تردید کے متعلق ایک پوسٹر شائع نہیں کر سکتے تھے حالانکہ پوسٹر بازی ان کی جماعت کا ایک محبوب مشغلہ ہے اور پاکستان میں پہلے پہل جماعت اسلامی صرف اپنے جہازی سائز کے پوسٹروں کی وجہ سے مشہور تھی اس کے علاوہ نواب گورمانی جیسے شریف النفس انسان کی گواہی بہر حال معتبر ہے کیونکہ وہ سیاست سے عملی طور پر دستبردار ہو چکے ہیں اور ان کو مولانا سے کوئی ذاتی عناد نہیں اور اگر وہ چاہتے تو اپنے اس زمانہ کے اقدامات کی ذمہ داری لیاقت علی مرحوم پر ڈال سکتے تھے لیکن انھوں نے کمال جوانمردی کے ساتھ اظہار حق کر دیا کہ "میں مولانا کو ان کے کشمیر سے متعلقہ فتویٰ کی بنا پر جیل بھیج رہا تھا لیکن چوہدری محمد علی آڑے آگئے" چوہدری محمد علی کی مسلمہ شرافت کے باوجود مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ان کی سب سے بڑی کمزوری مولانا مودودی ہیں وہ ان کو سب سے زیادہ شجاعت اور بصیرت کا حامل سمجھتے ہیں لیکن ہمیں تو صرف یہ رونا ہے کہ مولانا کی یہ بصیرت اور شجاعت اس وقت کہاں تھی جب دس کروڑ مسلمانوں کی عزت جان و مال کی بازی لگ رہی تھی غیروں کے مقابلہ میں تو ان کی بصیرت کام آئی نہ شجاعت اب اس بصیرت و شجاعت کے اظہار سے کیا فائدہ؟

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۸ نومبر۔ مرکزی وزیر مواصلات اور قومی اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کے قائد خان عبدالصبور خان نے بتایا ہے کہ پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے آٹھ لاکھ افراد کو فوجی تربیت دی جائے گی۔ آپ نے آسام تری پورہ اور مغربی بنگال سے بھارتی مسلمانوں کے انخلاء کو تشویشناک مسئلہ قرار دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں جلد ہی کوئی فیصلہ کر لیا جائے گا۔

خان عبدالصبور خان ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے ہوائی اڈے پر رکے تھے اور اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کی حکومت صوبے کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں فوجی تربیت لازمی قرار دے چکی ہے خان عبدالصبور خان نے اعلان کیا کہ پاکستان ہر حملہ کا منہ توڑ جواب دے گا" ہم ہر حملے کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں" آپ نے بتایا کہ پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع کا سلسلہ ابھی جاری ہے آپ نے کہا بھارت نے جو کھیل شروع کیا ہے وہ یک طرفہ نہیں پاکستان کو نقصان پہنچا تو بھارت کو بھی نقصان پہنچے گا۔ دشمن خواہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو ایک ڈٹی ہوئی قوم یا فوج کو آسانی سے شکست نہیں دے سکتا پاکستان کی فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں شمار ہوتی ہے ہم دشمن کا منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔

● راولپنڈی ۱۸ نومبر۔ مغربی پاکستان کابینہ عنقریب صوبے میں تمام صحت مند افراد کو فوجی تربیت دینے کی ایک تجویز پر غور کرے گی اس امر کا انکشاف صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے کیا ہے شیخ صاحب نے طلبہ اور عام لوگوں کو فوجی تربیت دینے کی ایک سکیم بنائی ہے جو عنقریب صوبائی کابینہ میں پیش کر دی جائے گی۔

شیخ مسعود صادق کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے کہا "حکومت ملک کے بارے میں اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں۔

● حیدرآباد ۱۸ نومبر۔ کل صبح حیدرآباد سے تیرہ میل دور ایک سٹیشن اللہ ڈینو کے نزدیک ۱۲ ڈاؤن جناح ایکسپریس ایک مال گاڑی کے پچھلے حصے سے ٹکرا گئی اس حادثے میں بارہ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ چار زخمیوں کو لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل کیا گیا ان میں سے ایک مسافر بشیر احمد ولد لال خاں کی حالت مخدوش ہے جناح ایکسپریس کے انجن کے علاوہ جو زمین میں دھنس گیا مال گاڑی کے تین ڈبے چکنا چور ہو گئے ان میں سے ایک ڈبے میں ایک کرین لدی ہوئی تھی حادثہ تقریباً صبح ساڑھے چار بجے ہوا۔

● کوئٹہ ۱۸ نومبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کل یہاں سے بارہ میل دور کچھ بند کی لوح بنیاد کی نقاب کشائی کی یہ بند جو ۱۲ لاکھ روپے کی لاگت سے دس ماہ میں تیار ہوگا فوج بنا رہی ہے چھ ہزار فٹ بلند اس بند کے ذریعے سترہ کروڑ ستر لاکھ فٹ پانی کا ذخیرہ کیا جا سکے گا۔ صدر ایوب نے اس موقع پر پاکستان آرمی کے انجنیئروں کی کور کو خراج تحسین پیش کیا کہ وہ کوئٹہ ڈویژن میں پانی کی قلت کا مسئلہ حل کرنے میں بہت مدد دے رہی ہے۔

● لاہور ۱۸ نومبر۔ مرکزی وزیر مواصلات خان اے صبور خاں نے انکشاف کیا کہ مشرقی پاکستان کی ریل گاڑیوں میں عنقریب تھرڈ کلاس ایئرکنڈیشنڈ کوچ مہیا کی جائیں گی۔ آپ ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ کچھ تھرڈ کلاس ایئرکنڈیشنڈ کوچ تیار ہو چکی ہیں جب چند اور تیار ہو گئیں تو انھیں فوراً مشرقی پاکستان کی ریلوں کو مہیا کیا جائے گا۔

● منٹگمری ۱۸ نومبر۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی کو کل صبح منٹگمری ریلوے سٹیشن پر پولیس نے اس وقت گرفتار کر لیا جب کہ وہ تیزگام کے ذریعہ کراچی سے لاہور آ رہے تھے پولیس انھیں اے ڈی ایم منٹگمری کے روبرو پیش کر کے ایک خاص گاڑی میں لاہور لے گئی بتایا گیا ہے کہ لاہور پولیس نے ان کے خلاف چند روز قبل ایک مقدمہ درج کیا تھا اور وہ پولیس کو اس سلسلے میں مطلوب تھے۔

● لاہور ۱۸ نومبر۔ مرکزی وزیر مواصلات خان عبدالصبور خان نے کہا ہے کہ حزب اختلاف کی ہٹ دھرمی اور خود پسندی کے باعث بنیادی حقوق کا بل اپنی طبعی موت مر جائے گا۔ وزیر مواصلات راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل لاہور کے ہوائی اڈہ پہ اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے الزام عاید کیا کہ بنیادی حقوق کے بل کی موت کی تمام تر ذمہ داری صرف حزب مخالف پر عاید ہوگی کیونکہ اس نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں کی اور اکثریتی جماعت کے ساتھ تعاون نہیں کیا وزیر موصوف نے کہا ہماری انتہائی کوششوں کے باوجود حزب اختلاف نے بنیادی حقوق کے بارہ میں برسر اقتدار پارٹی کے ساتھ مصالحت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

● لاہور ۱۸ نومبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے میں جنگلات کو ترقی دینے کے لئے ۱۲ سکیمیں منظور کی ہیں ان سکیموں کی تکمیل پر ڈیڑھ کروڑ ۲۸ لاکھ روپے سے زیادہ رقم صرف ہوگی صوبائی حکومت ان سکیموں کے لئے موجودہ مالی سال میں ۸۸ لاکھ روپے کی رقم پہلے ہی منظور کر چکی ہے جنگلات کی ترقی کے لئے مختص کل رقم میں سے ۸۴ لاکھ روپیہ زرمبادلہ کی صورت میں خرچ ہوگا ان سکیموں کے مطابق بالائی کوہستانی اور دریائی علاقوں میں جنگلات لگائے جائیں گے غلام محمد بیراج کے ایک وسیع رقبہ میں جنگل لگایا جائے گا جو نہری پانی سے سیراب ہوگا سری کے پہاڑی جنگلات میں ٹریکیں بنانے کا ایک منصوبہ بھی بنایا گیا ہے تاکہ اگر جنگل میں آگ لگ جائے تو اسے بآسانی بجھایا جا سکے نیز جنگل میں لکڑیاں کاٹنے میں آسانی ہو۔

● نیویارک ۱۸ نومبر۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے بھارت کو یقین دلایا ہے کہ ان خبروں میں کوئی صداقت نہیں کہ پاکستان کو آواز سے زیادہ تیز رفتار طیاروں کے دو سکواڈرن دینے کی تجویز پر غور کر رہا ہے اس قسم کے امریکی طیاروں کے دو سکواڈرن ہندوستان میں مشترکہ فضائی مشقوں میں [illegible] لے رہے ہیں۔

ہندوستانی اخباروں کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ بھارت نے اس قسم کے طیارے امریکہ سے طلب کئے تھے۔ لیکن ہندوستان کی یہ درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ چنانچہ بھارتی حکام نے امریکہ کو خبردار کیا تھا کہ اگر پاکستان کو آواز سے زیادہ تیز رفتار طیارے مہیا کئے گئے تو ہندوستان میں اس کا ردعمل بڑا شدید ہوگا مسٹر ڈین رسک نے بھارتی سفیر مسٹر بی کے نہرو کو یہ یقین دلایا ہے کہ پاکستان کو طیارے فراہم کرنے کی کوئی تجویز زیرغور نہیں۔

● لاہور ۱۸ نومبر۔ جیکب آباد سے قومی اسمبلی کے رکن مسٹر احمد میاں نے کہا کہ مولانا مودودی نے اس خیال سے طلباء کے مظاہرے کرانے کی کوشش کی تھی کہ ترکیہ میں عدنان میندریز کی حکومت کا تختہ طلباء کے مظاہروں سے الٹا دیا گیا تھا لیکن انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عدنان مندریز کا تختہ الٹنے کے بعد اقتدار ایک جرنیل نے ہی سنبھالا تھا۔ اور کوئی ترک مولوی یا اس کی جماعت برسر اقتدار نہیں آ گئی تھی۔ انھوں نے مودودی صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ اپنی سرگرمیاں مذہبی تبلیغ تک محدود رکھیں اور اپنے سر پر تاج رکھنے کی خواہشات میں اپنے آپ کو نہ الجھائیں کیونکہ تاج کے بغیر بھی ان کا سر خاصا بے چین رہتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

بقیہ صفحہ اوّل

نفوس کے اندر پاک تبدیلی کر کے محبت اور عشق الٰہی میں ترقی کرنے اور اس طرح وہ مقام حاصل کرنے کی تلقین کی کہ جس مقام پر پہنچنے کے بعد بندہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی مرضی کے اس قدر تابع کر لیتا ہے ایک رنگ میں اس کی مرضی خدا کی مرضی ہو جاتی ہے اور پھر بندہ جو کچھ خدا سے مانگتا ہے وہ اسے عطا کر دیتا ہے اور اس طرح بندہ اپنے مقصد حیات کے لحاظ سے کامیاب ہو جاتا ہے

یہ جلسہ خدام و اطفال کی بہت کثیر تعداد میں شرکت اور اہم تربیتی پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر کے لحاظ سے بفضلہ تعالےٰ بہت کامیاب رہا۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

● الجزائر ۱۸ نومبر۔ سابق حکومت الجزائر کی حکومت کے ایک نائب صدر مسٹر بوضیاف کو جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ انہیں اس سال کے شروع میں صدر بن بیلا کی مخالفت کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا۔

● دمشق ۱۸ نومبر۔ شامی وزیر داخلہ ڈاکٹر نورالدین الاتاسی بعث پارٹی کی ہدایت پر بغداد روانہ ہو گئے ہیں پارٹی کے لیڈران دنوں وہاں عراق میں نئی کابینہ بنانے کے لئے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

● راولپنڈی ۱۸ نومبر۔ خلیفہ خالد الغانم وزیر تجارت کویت ۲۰ نومبر کو پاکستان کے ۱۰ روز کے سرکاری دورے پر کراچی پہنچیں گے خلیفہ خالد الغانم لاہور، راولپنڈی ڈھاکہ اور کھلنا میں بھی جائیں گے۔ وہ صدر ایوب خاں گورنر مغربی و مشرقی پاکستان مرکزی اور صوبائی وزراء اور نیم سرکاری تنظیموں کے سربراہوں سے ملاقاتیں کریں گے۔

محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ آپ نے قادیان میں ہی مقیم رہ کر خدمات کا سلسلہ جاری رکھا اس وقت سے ہی آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ناظر امور عامہ کے عہدہ پر فائز چلے آ رہے تھے۔ مرحوم نے اکلوتا فرزند عزیز امتیاز احمد راجیکی اپنی یادگار چھوڑا ہے جو ربوہ میں اپنے دادا کے پاس زیر تعلیم ہے۔

ادارہ الفضل مرحوم کے والد محترم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور آپ کے جملہ افراد خاندان نیز محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔ اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین